جناب نثار المصطفےٰ شیدائی

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعثتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا چھٹا سال ہے۔ جس سرزمین پر شرک وبت پرستی و اوہام پرستی عام تھی، جس سرزمین کے باسی لات، منات، عزیٰ، ہبل، یغوث، یعوق اور نسر کی عظمت وفضیلت کے گن گاتے تھے، اب اپنی اصلاح چاہتے ہیں۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ بت پرستی سے منہ موڑ کر بت شکنِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آرہے ہیں ـــــ گمراہی وضلالت کی دبیز تاریکی سے گھبرا کر نورِ نبوت کی غیر محیط ضیا ر پاشیوں سے منور ہونے کو پروانہ وار لپکتے ہیں۔

اعلانِ نبوت کا چھٹا سال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقی چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف بہ اسلام ہوتے ہیں۔ حضور علیہ السلام دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ شکر خداوندی بجا لاتے ہوئے ایک استدعا اور کرتے ہیں:

"یا اللہ، عمر اور ابوجہل میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہو، اس سے اسلام کو قوت عطا فرما!"

آج رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ کو دعا کئے ہوئے تین دن ہو چکے ہیں۔ سردارانِ قریش ایک جگہ جمع ہیں۔ ایک اہم معاملہ درپیش ہے۔ ربیعہ بن عبد شمس کے بیٹے عتبہ وشیبہ، ابوسفیان، ابوجہل، ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل سہمی، اسود بن مطلب، عمارہ بن ولید اور عقبہ بن ابی معیط موجود ہیں۔ یہ تمام ایک شخص کا انتظار کر رہے ہیں کیونکہ جو کام آج انہیں کرنا ہے، وہ اسی منتظر شخص کے ذریعے انجام پانا ہے ـــــ اس محفل کا روحِ رواں ابوجہل ہے جس نے یہ ناپاک فیصلہ کیا ہے کہ نبی اکرم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے۔ اس فیصلے پر عمل کرنے کے لئے بنو عدی کا ایک شخص خطاب کا بیٹا عمر مقرر ہے۔

عمر شمشیر بکف آتے ہیں، سردارانِ قریش سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ "عمر کی واپسی کا انتظار کرو، میں ابھی مدعی نبوت کو (نعوذ باللہ) قتل کر کے آتا ہوں" اور روانہ ہو جاتے ہیں۔

راستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے - اِن کے تیور دیکھ کر پوچھا "خیر تو ہے"؟ بولے، "محمد کا فیصلہ کرنے جاتا ہوں"! انہوں نے کہا، "پہلے اپنے گھر کی خبر لو، تمہاری بہن اور بہنوئی محمدؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں"! ـــ یہ سنتے ہی عمر اپنی بہن کے گھر کی طرف ہو لئے - وہ قرآن پڑھ رہی تھیں - اپنے بھائی کی آہٹ پاکر قرآن کے اجزا چھپا لیے - لیکن تلاوت کی آواز عمر سن چکے تھے - چنانچہ بہن سے پوچھا کہ یہ کیا آواز تھی؟ بہن نے کہا "کچھ نہیں"! بولے، "میں سن چکا ہوں کہ تم دونوں مرتد ہوگئے ہو"! یہ کہہ کر بہن اور بہنوئی دونوں کو مار مار کر لہولہان کر دیا - اسی حالت میں بہن کی زبان سے نکلا، "عمر! جو بن آئے کرو - لیکن اسلام اب دل سے نہیں نکل سکتا"! ان الفاظ نے حضرت عمرؓ کے دل پر گہرا اثر کیا - چنانچہ چند لمحوں پہلے والی نفرت وعداوت کی بجائے خلوص ومحبت سے بولے کہ "تم لوگ جو پڑھ رہے تھے مجھ کو بھی سناؤ"۔ ان کی بہن فاطمہؓ اور بہنوئی سعیدؓ نے کہا کہ قرآن مقدس ہے، اس کو پڑھنے اور سننے کیلئے پاک وصاف ہونا ضروری ہے - حضرت عمرؓ نے فوراً غسل کیا اور قرآن کے چند اوراق بہن سے لیکر پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا مذکورہ کی بارگاہِ ایزدی میں مقبولیت کا وقت آچکا تھا - ایک طرف کفارِ مکہ مطمئن ہو کر عمر کا انتظار کر رہے ہیں - دوسری طرف اللہ کے نبی اپنے اصحاب کے ہمراہ نصرتِ خداوندی کے منتظر ہیں - آپ اس وقت دارِ ارقم میں ہیں ـــــــ عمر اب فاروقِ اعظم بننے والے تھے!

عمرؓ نے اپنی بہن فاطمہؓ سے قرآن کے اجزا لئے اور سورۂ طٰہٰ سے پڑھنا شروع کیا - جوں جوں پڑھتے جاتے ہیں، خوفِ الٰہی دل میں سرایت کرتا جاتا ہے - ایک ایک لفظ صفحۂ قلب پر نقش بت پرستی کے داغ کو دھوکر، اسے اسلام کی ضیاء پاشیوں سے منور کرتا چلا جاتا ہے -

اب آپ کی زبان پر یہ الفاظ ہیں :

"اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

"بیشک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کرو اور نماز قائم کرو"

یہ الفاظ پڑھتے ہی عمرؓ پر رقت طاری ہوگئی، زار وقطار رونے لگے، بے اختیار زبان پر کلمۂ توحید جاری ہوگیا -

جو عمرؓ بانیٔ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ کرنے آئے تھے - اب بہن اور بہنوئی سے کہتے ہیں، "مجھے بارگاہِ نبوی میں لے چلو - غرض آپؓ دربارِ نبوی میں پہنچ جاتے ہیں - رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

"عمر، تو کس ارادہ سے آیا ہے؟"

نبوت کی بارعب آواز سے عمرؓ کانپ جاتے ہیں - عرض کرتے ہیں :

"ایمان لانے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں"!

اس پر نعرۂ تکبیر بلند ہوتا ہے جس سے مکے کے پہاڑ گونج اٹھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کے موافق حضرت عمرؓ بن الخطاب اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؓ ہی کو ایمان کی دولت سے مشرف فرمایا۔

اس واقعہ سے حضرت عمرؓ کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ کے فضائل و مناقب، خصائل و مراتب اور محامد و محاسن احاطۂ تحریر میں لانے سے راقم السطور قاصر ہے۔ چند فضائل درج ذیل ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے کوئی ایسا نہ تھا جو علانیہ اپنے اسلام کا مظاہرہ کرے!

"فلما اسلم عمر قاتل قریشا حتی صلی عند الکعبۃ وصلینا معہ"!

"یعنی جب عمرؓ اسلام لائے تو قریش سے لڑے حتیٰ کہ کعبہ میں نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔"

نیز فرمایا:

"ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر"

یعنی "جب سے عمرؓ نے اسلام قبول کیا ہے، ہم بالادست ہوگئے ہیں"!

طریقۂ اذان بھی حضرت عمرؓ کے مشورے سے مقرر ہوا۔ یہ حضرت عمرؓ کیلئے قابل فخر ہے کہ اسلام کا ایک بہت بڑا شعار انہی کی رائے کے مطابق قائم ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ واقعہ نہایت باعث فضیلت ہے کہ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام صحابہ سے رائے لی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے دی کہ "اسلام کے معاملہ میں عزیز و اقارب کا کوئی لحاظ نہیں۔ لہٰذا ان سب کو قتل کر دیا جائے اگرچہ قیدیوں میں ہمارے رشتہ دار کیوں نہ ہوں"!

حضرت عمرؓ کی اس رائے کی تائید میں آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں آپؓ کی رائے کو دیگر آراء و تجاویز کے مقابلہ میں درست قرار دیا گیا۔

آپ کے خصائص میں سے یہ حدیث بھی ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ"

کہ "بیشک اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق کو ظاہر یا جاری کر دیا ہے"!

محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"انا مدینة العدل وعمر بابها"
"میں عدل کا شہر ہوں اور عمر اس کا دروازہ ہیں"
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے پر جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہِ نبوت میں عرض کرتے ہیں:
"لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر"
کہ "اہلِ آسمان نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے پر خوشی کا اظہار کیا"
ارشادِ نبوی ہے:
"عمر معی وانا مع عمر والحق بعدی مع عمر حیث کان"
یعنی "عمر میرے ساتھ اور میں عمر کے ساتھ ہوں۔ اور میرے بعد حق وصداقت ہر جگہ اور مقام پر عمر کے ساتھ ہونگے"
ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:
"ان الشیطان لیفرق منک یا عمر"
کہ "اے عمر! بیشک شیطان تجھ سے دور (بھاگتا) ہے"
آپؐ نے فرمایا:
"اہلِ جنت کے سراج عمر ہیں" —— نیز یہ کہ:
"ہر امت کے محدث ہوتے ہیں اور بلا شبہ عمر میری امت کے محدث ہیں"
"لقد کان فیمن قبلکم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر"
آپؐ ہی نے فرمایا:
"الفاروق فرق بین الحق والباطل"
کہ "عمر فاروق، حق اور باطل کو واضح کرتے ہیں"
نیز فرمایا:
"میرے بعد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرو" (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
ناظرین کرام، اختتامِ مضمون پر ڈاکٹر گستاؤلی کے یہ الفاظ بغور پڑھیں، جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے فضائل پر شاہد عدل ہیں:

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس قدر عمدہ منتظم تھے، اسی قدر عمدہ سپہ سالار تھے، نیز آپ کا انصاف ضرب المثل تھا۔"

سابق وزیراعظم برطانیہ سر ونسٹن چرچل نے کسی شخص کے اس سوال کہ "انسان کا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟" کے جواب میں کہا:

"تدبر و تفکر کرنے کے بعد اپنے مقصد کے حصول و تکمیل کیلئے قدم اٹھانا اور اس ڈر سے اپنے استقلال میں لغزش کا پیدا کرنا کہ شاید میں ناکام ہو جاؤں، یہی وسوسہ انسان کا بڑا دشمن ہے۔"

اس پر سائل نے کہا:

آپ نے یہ عظیم سوچ اور فکر کہاں سے پائی؟

تو مسٹر چرچل نے کہا کہ:

"یہ سوچ اور فکر میں نے مسلمانوں کے خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر متزلزل زندگی سے پائی ہے!"

"الفضل ما شهدت به الاعداء" ـــــ اپنے تو اپنے، غیر بھی شہادت دیتے ہیں ـــــ مسٹر چرچل اور ڈاکٹر گستاؤلی جیسے غیر مسلم رہنما اور مفکر بھی عظمت و فضیلت عمر کے معترف ہیں ـــــ رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

ماخذ:

قرآن مجید، بخاری شریف، ترمذی، ابن ماجہ، مدارج النبوت، الفاروق، صواعق محرقہ، انساب الاشراف، تاریخ ابن خلدون، جامع الصغیر، اسنی المطالب، فتاویٰ الحدیثیہ، اعلام الموقعین، طبرانی، مشارق الانوار وغیرہ۔

- ترجمان الحدیث کی توسیع اشاعت میں دلچسپی لینا قارئین کا دینی فریضہ ہے۔
- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
- اہل قلم حضرات، مضامین کاغذ کے ایک طرف خوش خط لکھیں۔
- وی پی پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے ● تعارف و تبصرہ کتب کے لئے کتاب کی دو جلدیں ارسال فرمائیں۔
- منی آرڈر روانہ کرتے وقت اپنا مکمل پتہ لکھنا نہ بھولیں نیز یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ آپ ترجمان کے نئے خریدار ہیں یا پہلے سے خریدار رہیں ـــــ آخری صورت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضروری ہے۔ (ناظم دفتر)